✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اسلامی اصطلاحات
وقت 5-7 منٹ

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کو ترویج دینا

(تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے۔

وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّہُمۡ اِلَی الۡجَنَّۃِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡہَا وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُہَا وَقَالَ لَہُمۡ خَزَنَتُہَا سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡہَا خٰلِدِیۡنَ (الزمر:74)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کیا وہ بھی گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے حتّٰی کہ جب وہ اس تک پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تب اس کے داروغے ان سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔ تم بہت عمدہ حالت کو پہنچے۔ پس اس میں ہمیشہ رہنے والے بن کر داخل ہو جاؤ۔

دینِ خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے
جو اس سے دور ہے وہ خدا سے بھی دور ہے
دینِ خدا وہی ہے جو ہے وہ خدا نما
کس کام کا وہ دیں جو نہ ہووے گرہ کشا

معزز سامعین! آج سے ''مشاہدات'' کے پلیٹ فارم سے اسلامی اصطلاحات کے درست اور برمحل استعمال پر تقاریر کا ایک مبارک سلسلہ شروع ہونے جا رہا ہے۔ اِسے کسی حدّ تک الفضل آن لائن میں قسط وار حصّہ بنایا جا چکا ہے لیکن اِس بار اِس سلسلے کو وسعت دی جا رہی ہے اور مزید حوالہ جات اور نئے مواد سے تقاریر کو مزیّن کیا گیا ہے۔ جیسے اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کے عنوان پر ہی دو تقاریر تیار ہو گئی ہیں۔ امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ نے اِس کے متعلق فرمایا ہے کہ ''**ایسا پیارا کلمہ جو السلام علیکم ہے جو سلامت رہنے کے لیے ایک دعا ہے۔**''

سامعین! سوشل میڈیا پر جو پوسٹیں روزانہ کی بنیاد پر شیئر ہو رہی ہوتی ہیں اُن پر ''اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ'' جیسی پاکیزہ اسلامی اصطلاح بھی درست نہیں لکھی گئی ہوتی۔ بعض اوقات الف لام کے بغیر ''اسلام علیکم'' اور بعض اوقات درمیان میں ''واؤ'' کا اضافہ کر کے ''السلام و علیکم'' لکھتے ہیں۔ جو غلط العام ہے جن کو پڑھ اور دیکھ کر بہت کوفت محسوس ہوتی ہے۔ درست طریق یوں ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اور جب یہ پورا السلامُ علیکم بولا یا لکھا جائے جیسا کہ مَیں اوپر بتا آیا ہوں تو رَحۡمَۃُ میں گول تاء کے بعد گول ھاء ڈالنا درست نہیں کیونکہ بعض دوست گول ۃ کے بعد گول ہ بھی ڈال دیتے ہیں جو درست نہیں۔

سب سے پہلے اِس حکم کو قرآنِ شریف میں دیکھتے ہیں۔ تقریر کے آغاز پر جس آیت کی تلاوت خاکسار کر آیا ہے۔ اُس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے متعدّد بار سلام کرنے اور اِس کا بہترین رنگ میں جواب دینے کا حکم دیا ہے جیسے

وَاِذَا حُیِّیۡتُمۡ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡہَاۤ اَوۡ رُدُّوۡہَا (النساء:87)

اور اگر تمہیں کوئی خیر سگالی کا تحفہ پیش کیا جائے تو اس سے بہتر پیش کیا کرو یا وہی لوٹا دو۔

فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُیُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ (النور:62)

پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر سلامتی بھیجا کرو۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو سلام کہنے کی بہت تاکید فرمائی اور آپؐ کے صحابہ بھی اس کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ مکمل سلام کہنا یا لکھنا حصول ثواب کا ذریعہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے ساتھ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہنے سے 10 نیکیاں جبکہ وَبَرَکَاتُہٗ ساتھ لگانے کے مزید 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کہا، آپؐ نے اسے سلام کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کو دس نیکیاں ملیں" پھر ایک اور شخص آیا، اس نے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" کہا، یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے ساتھ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کا اضافہ کیا تو آپؐ نے اسے جواب دیا، پھر وہ شخص بھی بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: "اس کو بیس نیکیاں ملیں" پھر تیسرا شخص آیا اس نے مکمل سلام یعنی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہا، آپؐ نے اُسے بھی جواب دیا، پھر وہ بھی بیٹھ گیا، آپؐ نے فرمایا: "اسے تیس نیکیاں ملیں"۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 495 صفحہ 483)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ کونسا اِسلام بہتر ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ یعنی تم کھانا کھلاؤ اور سلام کہو ہر اُس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے۔

(سنن ابوداؤد، ابواب السلام)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ اور تم کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ رکھنے لگو۔ کیا مَیں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب تم اُسے کرنے لگوگے تو تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگوگے۔ آپس میں سلام کو عام کرو اور ایک روایت میں ہے کہ تم آپس میں سلام کرنے میں پہل کرو۔

(سنن ابوداؤد، ابواب السلام)

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو، ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر تم ایسا کروگے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 493 صفحہ 482)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی (مجمع میں زیادہ لوگوں) کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے اور جب کوئی بات کرتے تو (سمجھانے کے لئے) تین دفعہ بات کرتے۔

(بخاری، کتاب الاستئذان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کو سلام کریں (یعنی سلام میں پہل کریں۔)

(بخاری، کتاب الاستئذان باب سلام الراکب علی الماشی بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث 497 صفحہ 484)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے پھر جب کوئی درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے یعنی وہ ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں اور دوبارہ آپس میں ملیں تو پھر ایک دوسرے کو سلام کہیں۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 498 صفحہ 484)

حضرت محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ مَیں حضرت ابو امامہ باہلیؓ کا ہاتھ مسجد میں پکڑے ہوئے تھا اور وہ گھر کی طرف واپس آرہے تھے کہ راستہ میں چھوٹا بڑا مسلمان عیسائی جو کوئی بھی ملتا آپؓ اسے سلام کہتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے کہا اے بھتیجے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے سلام پھیلانے کا حکم فرمایا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 505 صفحہ 488)

مخالفوں کو سلام کہنا

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست، یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے۔ آپؐ نے ان کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 506 صفحہ 488)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو یہود و نصاریٰ سلام کریں تو اس کے جواب میں وَعَلَیْکُمْ کہو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 507 صفحہ 489)

ایک صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے سوال کیا کہ حضور! مخالفوں سے جو ہمیں اور حضور کو گلی گلوچ نکالتے ہیں اور سخت سست کہتے ہیں السلام علیکم جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا:

"مومن بڑا غیرت مند ہوتا ہے کیا غیرت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ تو گالیاں دیں اور تم ان سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کرو؟ ہاں البتہ خرید و فروخت جائز ہے۔ اس میں حرج نہیں کیونکہ قیمت دینی اور مال لینا کسی کا اس میں احسان نہیں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 291 ایڈیشن 1984ء)

فرمایا۔

"بیماری کی شدت سے موت اور موت سے خدا یاد آتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا۔ انسان چند روز کے لئے زندہ ہے۔ ذرہ ذرہ کا وہی مالک ہے جو حیّ و قیّوم ہے۔ جب وقت موعود آتا ہے تو ہر ایک چیز اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتی ہے اور سارے قویٰ رخصت کر کے الگ ہو جاتے ہیں اور جہاں سے یہ آیا ہے وہیں چلا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 331 ایڈیشن 1984ء)

ترجمہ از عربی:

"تم ہر شخص کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہو خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو اور (لوگوں کی) غم خواری کے لئے ہر دم تیار کھڑے رہو۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 223)

ایک روز حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلم میں ایک کتابوں کی دکان پر کھڑے تھے۔ ایک غیر احمدی حافظ کو آپ نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا، حافظ صاحب نے سلام کا جواب نہ دیا اور کہا کہ مولوی صاحب آپ مرزا صاحب کے ساتھ ہو گئے ہیں اور وہ قرآن کے خلاف ہیں اس لئے ہم آپ کا سلام قبول نہیں کرتے۔ حضرت برہان الدین صاحب نے فرمایا کہ حافظ صاحب کون سی آیت کے خلاف حضرت مرزا صاحب کا عمل ہے؟

حافظ صاحب نے کہا کہ آیت لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کے خلاف مرزا صاحب نے اس طرح کہا ہے کہ انہوں نے لوگوں کے معبودوں کو گالیاں دے کر سچے معبود کو گالیاں نکلوائی ہیں اور آپ ان کے ساتھ ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے سلام نہیں کر سکتے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ حافظ صاحب! کوئی ایسی آیت نکالو جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں کو بُرا نہ کہو۔ حافظ صاحب لاجواب ہو گئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں کو کافر مشرک اور جہنمی کہا ہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ جولائی 1995ء صفحہ 24)

سامعین! گھر کے اندر جاتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر اجازت طلب کرنا

حضرت سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی غربت کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اگر کوئی گھر میں ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا کرو اور اگر کوئی نہ ہو تو پھر بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ دیا کرو۔ اپنے اوپر ہی سلامتی بھیجا کرو۔ والسلام تمہیں مل جائے گا اور ایک دفعہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرو۔ تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا رزق عطا کیا کہ اس کے ہمسائے بھی اس سے فیضیاب ہونے لگے۔

(روح البیان لاسماعیل حقی بن مصطفیٰ زیر آیت سورۃ الاخلاص جلد 10 صفحہ 558)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میرے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیری خاندان کو بھی۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 496 صفحہ 483)

حضرت ربعی بن حراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ایک دفعہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی جب کہ آپؐ گھر میں تشریف فرما تھے کہ اندر آجاؤں؟ آپؐ نے اپنے خادم کو کہا۔ جاؤ اور اس سے کہو کہ اندر آنے کی اجازت اس طرح مانگتے ہیں۔ پہلے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں، پھر پوچھیں۔ کیا مَیں اندر آسکتا ہوں؟ جب اس آدمی نے یہ بات سنی تو ایسا ہی کیا۔ سلام کہا۔ پھر عرض کیا۔ اندر آسکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اجازت ہے آجاؤ۔ چنانچہ وہ اندر حاضر ہو گیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 508 صفحہ 490)

حضرت عطاء بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا مَیں گھر میں داخل ہوتے وقت اپنی ماں سے بھی اندر آنے کی اجازت لوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا چاہیے۔ اس شخص نے کہا مَیں تو ماں کے ساتھ ہی اس گھر میں رہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اجازت لے کر اندر داخل ہوا کرو۔ اس شخص نے کہا مَیں تو اس کا خادم ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا گھر میں اطلاع دے کر داخل ہوا کرو۔ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو ننگی حالت میں دیکھو یعنی وہ بے خیالی میں اس حالت میں بیٹھی ہو کہ اس کے جسم کے کسی حصہ پر کپڑا نہ ہو۔ اس شخص نے عرض کیا مَیں تو اسے پسند نہیں کرتا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا پھر اجازت لے کر اندر جایا کرو۔ یعنی بغیر اجازت خواہ اپنی ماں کا ہی گھر ہو اندر نہیں جانا چاہیے کیونکہ اکیلے ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ وہ کپڑے وغیرہ بدل رہی ہو یا گرمی کی وجہ سے کپڑے اتار کر لیٹی ہوں۔ کئی احتمالات ہیں۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 509 صفحہ 490-491)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"جب تم دوسروں کے گھروں میں جاؤ تو داخل ہوتے ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہو اور اگر ان گھروں میں کوئی نہ ہو تو جب تک کوئی مالک خانہ تمہیں اجازت نہ دے ان گھروں میں مت جاؤ اور اگر مالک خانہ یہ کہے کہ واپس چلے جاؤ تو تم واپس چلے جاؤ۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 336)

مصافحہ کو رواج دینا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب اہلِ یمن آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کو رواج دیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 499 صفحہ 485)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیادت کا ایک عمدہ طریق یہ ہے کہ آدمی مریض کے پاس جائے اس کی پیشانی یا نبض کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا حال احوال پوچھے اور آپس میں ملنے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملتے وقت مصافحہ کرو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 500 صفحہ 485)

حضرت ایّوب بن بشیر قبیلہ عنزہ کے ایک شخص کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ملاقات آپ لوگوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابوذرؓ نے بتایا کہ مَیں جب کبھی بھی حضورؐ سے ملا مصافحہ کیا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضورؐ نے مجھے بلا بھیجا۔ مَیں اس وقت گھر پر نہیں تھا۔ جب مَیں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا تو مَیں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ اس وقت بستر پر تھے۔ حضورؐ نے مجھے اپنے گلے کے ساتھ لگا لیا اور معانقہ کیا۔ اس خوش نصیبی کے کیا کہنے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 501 صفحہ 486)

حضرت شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچازاد بھائی جعفر بن ابی طالبؓ سے ملے تو حضور نے بوقتِ ملاقات ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 502 صفحہ 486)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مصافحہ کرنے اور عہدیداران کو کھڑے ہو کر مصافحہ کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا اور آپؐ سے گفتگو کرتا، آپؐ اس سے اپنا چہرہ مبارک نہ ہٹاتے۔ یہاں تک کہ وہ خود واپس چلا جائے اور جب کوئی آپؐ سے مصافحہ کرتا تو آپؐ اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ چھڑاتے یہاں تک کہ وہ خود ہاتھ چھڑا لے اور کبھی آپؐ کو اپنے ساتھ بیٹھنے والے سے آگے گھٹنے نکال کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب باب اکرام الرجل جلیسہ)۔ اس سے جہاں ہم سب کے لیے نصیحت ہے، خاص طور پر جماعت کے عہدیداران کو بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں، ان کو بھی سبق لینا چاہیے کہ ملنے کے لیے آنے والے کو اچھی طرح خوش آمدید کہنا چاہیے۔ خوش آمدید کہیں، ان سے ملیں، مصافحہ کریں، ہر آنے والے کی بات کو غور سے سنیں۔ بعض لکھنے والے مجھے خط لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے بعض معاملات ہیں کہ آپ سے ملنا تو شاید آسان ہو لیکن ہمارے فلاں عہدیدار سے ملنا بڑا مشکل ہے۔ تو ایسے عہدیداران کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ حسنہ کو یاد رکھنا چاہیے، ملنے والے سے اتنے آرام سے ملیں کہ اس کی تسلی ہو اور وہ خود تسلی پا کر آپ سے الگ ہو۔ پھر دفتروں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہر آنے والے کو کرسی سے اٹھ کر ملنا چاہیے، مصافحہ کرنا چاہیے۔ اس سے آپ کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے اور یہی عاجزی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے۔ دیکھیں آپ بیٹھتے وقت بھی کتنی احتیاط کیا کرتے تھے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ستمبر 2004ء)

سامعین! عورتوں سے مصافحہ کی ممانعت

حضرت اُمیمہ بنت رقیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا۔ مَیں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا یا عورتوں کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت نہیں لیتا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 503 صفحہ 487)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو سلام کیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 504 صفحہ 487)

آداب ملاقات

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو (اس کی حیثیت کے مطابق) اس کی عزّت و تکریم کرو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 491 صفحہ 481)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقفہ دے کر اور کبھی کبھی ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔ (روز روز ملنے چلے آنے سے چاہت کم ہو جاتی ہے۔)

(حدیقۃ الصالحین حدیث 492 صفحہ 481)

مَرْحَبًا (خوش آمدید) کہنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنے والوں سے محبت کے اظہار کے لئے مَرْحَبًا فرماتے۔

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تھا" مَرْحَبًا، میری بیٹی!" اور اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" مَرْحَبًا، اُمّ ہانی!۔

(صحیح بخاری، کتاب الادب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرحبا! ان لوگوں کو جو تشریف لائے۔ نہ ان کی تحقیر ہو گی اور نہ وہ شرمندہ ہوں گے ان کو یعنی ان کو ہمارے ہاں عزت ملے گی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم قبیلہ ربیع کی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں اور چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مُضرؔ کے کافر لوگ حائل ہیں اس لیے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہم کو ایسی بات بتادیں جس پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال کو ادا کرو اور دُباء، حنتم، نقیر اور مزفّت میں نہ پیو۔(یعنی شراب اور شراب بنانے کے لئے استعمال ہونے والے برتن استعمال نہ کرو)

(صحیح بخاری، کتاب الادب)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کی سلامتی حاصل کرنے کے لئے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی راستہ بتایا ہے کہ سلام کو رواج دو۔ اس سے آپس میں دلوں کی کدورتیں بھی دور ہوں گی، محبت بھی بڑھے گی، عفو اور درگزر کی عادت بھی پیدا ہو گی اور پھر اس سے معاشرے میں ایک پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو جائے گی جو کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک بڑا اہم حکم ہے جس سے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 / مئی 2007ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں سلام کو رواج دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

✡✡✡✡